بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — وَسَرَّ — عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۱۹	۶ر احسان ۱۳۴۵ ہش — ۱۴ صفر ۱۳۸۵ھ — ۶ر جون ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ر جون بوقت ½۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی لیکن شام کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نماز میں لذّت اور سرور عبودیّت اور ربوبیّت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے

انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے۔

"ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاراں میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذّت اور حظ آسکتا ہے اور جب تک لذّت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی او تذلّل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ میں اس کو اور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کرکے انسان ہوتا ہے یعنی کہاں نطفہ۔ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفہ کے اجزا یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ۔ پھر نطفہ کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان۔ بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدِّمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذّت اور سرور بھی عبودیّت اور ربوبیّت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی جب روح ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اُسے انقطاعِ تام ہو جاتا ہے اُس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیّت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیّت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ر جون۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس امر کو واضح کیا کہ منکرین خلافت یعنی غیر مبائعین کا گروہ یوں تو اول دن سے ہی جماعت مبائعین کی اندھی مخالفت کرتا چلا آرہا ہے۔ لیکن ان دنوں اُن کے اخبار نے ہماری جماعت کے خلاف الزام تراشی کے جوش میں انتہائی افسوسناک غلط بیانیوں کا ایک سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ آپ نے پیغام صلح کی بعض حالیہ غلط بیانیوں کا ذکر کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی غیر مبہم اور واضح تحریرات کی روشنی میں ان کی پُرزور تردید فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی صریح خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

محترم ماسٹر محمد چراغ صاحب آف کھارا حال پیر دیات ضلع سیالکوٹ کو پچھلے دنوں ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا۔ بعد ازاں بخار تو اتر گیا لیکن کمزور بہت ہو گئے۔ اب پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے اور آپ کو علاج کی غرض سے لاہور لایا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مکرم شیخ لطف الرحمن صاحب آف کراچی کی اہلیہ صاحبہ جو محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں کراچی میں بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۶ رجون ۶۵ء

ہجوِ ملیح

عیسائیوں نے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو واقعی اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا اور رتبنا المسیح کے الفاظ ان کے لئے استعمال کرنے لگے۔ دوسری طرف انہوں نے پرانے عہدنامہ کے تمام اولوالعزم رسولوں کے کیریکٹر پر سیاہی کے دھبے ڈالنے کی کوشش بھی کی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں ہے جس پر نہایت گندے الزامات نہ چسپاں کئے گئے ہوں۔ حضرت نوح حضرت ابراہیم۔ حضرت لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام سب پر طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں۔ چنانچہ الفضل کی چند سابقہ اشاعتوں میں ۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک مضمون اسی موضوع پر شائع ہوتا رہا ہے۔

عیسائیوں نے ایسی حرکت کیوں کی اسکی وجوہات خواہ کچھ ہوں تاہم ایک بات واضح ہے کہ انا جیل تصنیف کرنے والے چاہتے تھے کہ تمام انبیاء کو داغدار کرکے یسوع مسیح کی پاکدامنی کو اجاگر کیا جاوے۔

دراصل یہ ایک نہایت بُری بات تھی جس کا ارتکاب عیسائیوں نے کیا اور آخر کار قرآن کریم کو ان انبیاء علیہم السلام بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بریّت فرمائی ہے۔ البتہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بائیبل میں جو انبیاء علیہم السلام پر الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ یہودیوں کی کارستانی ہو اور عیسائیوں نے اس کو اور بھی بڑھاوا یا ہو۔ ان حرکات کے پیچھے کیا اغراض کام کرتی تھیں ان کی وضاحت میں جانا یہاں ضروری نہیں ہے۔ بس اتنا جان لینا ضروری ہے کہ بعض اغراض کے پیشِ نظر ایسا کیا گیا۔

ایسا ہوتا ہے اس کی مثال اسلامی تاریخ میں بھی ملتی ہے بہت سی احادیث جن کی کوئی بنیاد نہیں تھی واضعین نے موضوع احادیث گھڑ لیں اور علمائے حق کو حق معلوم کرنے کے لئے بڑی چھان پھٹک کرنی پڑی ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ہمارے عہد میں ایک نہایت واضح مثال مودودی صاحب نے پیش کی ہے آپ اپنی اغراض کے ماتحت نہ صرف عام اسلامی تاریخ کو مسخ کر رہے ہیں بلکہ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ کی دست درازی سے نہیں بچ سکے۔

مودودی صاحب نے چونکہ اسلام کو محض ایک سیاسی نظریہ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو بھی مجروح کرنے کے لئے یہ الزام لگایا ہے کہ آپ کی مدتوں کی وعظ و تلقین کا تو عربوں پر کوئی اثر نہ ہوا لیکن جب آپ نے تلوار ہاتھ میں لی تو مدتوں کے زنگ دلوں سے اُتار کر رکھ دیئے۔ نعوذ باللہ من ہذا الخرافات۔

آجکل آپ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر یہ الزام چسپاں کر رہے ہیں کہ آپ نے نعوذ باللہ صلہ رحمی کے طور پر اپنے خویش و اقارب کو سلطنت اسلامیہ کے بڑے بڑے عہدوں پر تعینات کیا۔ ذرا آپ کا طفلانہ استدلال ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ اپنے خاندان کے جن لوگوں کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حکومت کے یہ مناصب دیئے انہوں نے اعلیٰ درجہ کی انتظامی اور جنگی قابلیتوں کا ثبوت دیا اور ان کے ہاتھوں بہت سی فتوحات ہوئیں لیکن ظاہر ہے کہ قابلیت صرف انہی لوگوں میں نہ تھی۔ دوسرے لوگ بھی بہترین قابلیتوں کے مالک موجود تھے اور ان سے زیادہ خدمات انجام دے چکے تھے۔" (ترجمان القرآن جون ۶۵ء صفحہ ۳۵)

استدلال ملاحظہ ہو چونکہ اور بھی قابل آدمی موجود تھے اس لئے جن کو خدمات سپرد کیں گو انہوں نے نہایت قابلیت کے ساتھ خدمات سر انجام دیں پھر بھی آخر الذکر کو خدمات سپرد نہیں کرنی چاہئیں تھیں کیونکہ مودودی صاحب کے خیال میں وہ حضرت عثمانؓ کے دور یا نزدیک سے رشتہ دار تھے جس طرح ہر قریشی ایک دوسرے کا نزدیک یا دور سے رشتہ دار تھا۔

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر کسی شخص کو یہ شُبہ لاحق نہ ہو کہ اہل مدینہ ان لوگوں کے اس فعل پر راضی تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ اچانک مدینہ پہنچ گئے تھے اور انہوں نے اہم ناکوں پر قبضہ کرکے ایک حد تک اہل شہر کو بے بس کر دیا تھا علاوہ بریں وہاں کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ لوگ قتل جیسے گناہِ عظیم کا واقعی ارتکاب کر بیٹھیں گے۔ مدینہ والوں کے لئے تو یہ انتہائی غیر متوقع حادثہ تھا جو بجلی کی طرح ان پر گرا اور بعد میں وہ اس پر سخت نادم ہوئے کہ ہم نے مدافعت میں انتی تقصیر کیوں کی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت عثمان خود اس امر میں مانع تھے کہ ان کے اقتدار کو بچانے کے لئے مدینۃ الرسول میں مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں۔ وہ تمام صوبوں سے فوجیں بلا کر محاصرین کی تکا بوٹی کرا سکتے تھے مگر انہوں نے اس سے پرہیز کیا۔ حضرت زید بن ثابت نے ان سے کہا کہ تمام انصار آپ کی حمایت میں لڑنے کو تیار ہیں مگر انہوں نے فرمایا کہ اما القتال فلا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن الزبیر سے بھی انہوں نے کہا کہ میں لڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ان کے محل میں ۷۰۰ آدمی لڑنے مرنے کے لئے موجود تھے مگر انہیں بھی وہ آخر وقت تک روکتے ہی رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس انتہائی نازک موقع پر حضرت عثمانؓ نے وہ طرزِ عمل اختیار کیا جو ایک خلیفہ اور ایک بادشاہ کے فرق کو صاف صاف نمایاں کرکے رکھ دیتا ہے انکی جگہ کوئی بادشاہ ہوتا تو اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے کوئی بازی کھیل جانے میں بھی اسے باک نہ ہوتا۔ اس کی طرف سے اگر مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی، انصار و مہاجرین کا قتلِ عام ہو جاتا۔ ازواجِ مطہرات کی توہین ہوتی اور مسجدِ نبوی بھی مسمار ہو جاتی تو وہ کوئی پروا نہ کرتا۔ مگر وہ خلیفہ راشد تھے۔ انہوں نے سخت سے سخت لمحوں میں بھی اس بات کو ملحوظ رکھا کہ ایک خدا ترس فرمانروا اپنے اقتدار کی حفاظت کے لئے کہاں تک جا سکتا ہے اور کس حد پر پہنچ کر اسے رُک جانا چاہیئے۔ وہ اپنی جان دے دینے کو اس سے ہلکی چیز سمجھتے تھے کہ ان کی بدولت وہ حرمتیں پامال ہوں جو ایک مسلمان کو ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہونی چاہئیں۔" (ایضاً صفحہ ۴۱-۴۲)

بظاہر مودودی صاحب نے اس امر کو سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اوصاف میں شمار کرانے کی کوشش کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر ہجوِ ملیح اور رہ ہی نہیں سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان باغیوں کا انسداد کر سکتے تھے مگر انہوں نے نہ کیا۔ اس سے بڑھ کر نعوذ باللہ ایک خلیفہ کی نالائقی کیا ہوسکتی ہے کہ وہ باغیوں کا انسداد کر سکتا ہو مگر نہ کرے۔ مودودی صاحب کے اس قاعدہ کے مطابق تو سیدنا حضرت ابوبکرؓ نے باغیوں پر سخت ظلم کیا کہ ان کا استیصال کرکے چھوڑا۔ حالانکہ مودودی صاحب نے اصل بات مندرجہ بالا اقتباس کے شروع ہی میں بیان کر دی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ باغیوں نے نہایت سوچ سمجھ کر حملہ کیا تھا۔ اکثر لوگ حج پر جا رہے تھے۔ آپ کے پاس اس وقت فوج موجود ہی نہیں تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ جو صحابہؓ اس وقت مدینہ میں موجود تھے وہ بلحاظ فوجی طاقت کے اتنے کمزور تھے کہ ان کو باغیوں کے ساتھ لڑانا ظلم تھا مگر آپ نے تمام والیانِ صوبجات کے نام مدد کے لئے مراسلات ارسال کئے۔ اسی طرح آپ نے حج پر آنیوالوں کے نام خط لکھا جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:۔

"میں آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے انعامات یاد دلاتا ہوں۔ اس وقت کچھ لوگ فتنہ پردازی کر رہے ہیں اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں مشغول ہیں مگر ان لوگوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض الخ۔ اور اتفاق کی قدر نہیں کی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور مجھ پر الزام لگانے والوں کی باتوں کو قبول کیا اور قرآن کریم کے اس حکم کی پروا نہ کی کہ یا ایّھا الذین امنوا ان جاءکم فاسقٌ بنباءٍ فتبیّنوا۔ اور میری بیعت کا ادب نہیں کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ اور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں کوئی اُمت بغیر سردار کے ترقی نہیں کر سکتی۔ اور اگر کوئی امام نہ ہو تو جماعت کا تمام کام خراب اور برباد ہو جائے گا یہ لوگ امتِ اسلامیہ کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں اور اس کے سوا ان کی کوئی غرض نہیں کیونکہ میں نے ان کی بات کو قبول کر لیا تھا اور والیوں کے بدلنے کا وعدہ کر لیا تھا مگر انہوں نے اس پر بھی شرارت نہ چھوڑی۔ اب یہ تین باتوں میں سے ایک کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جن لوگوں کو میرے عہد میں سزا ملی ہے ان سب کا قصاص مجھ سے لیا جاوے اگر یہ مجھے منظور نہ ہو تو پھر خلافت کو چھوڑ دوں اور یہ لوگ میری جگہ کسی اور کو مقرر کر دیں۔ یہ بھی نہ مانوں تو پھر یہ لوگ دھمکی دیتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے تمام ہمخیال لوگوں کو پیغام بھیجیں گے کہ وہ میری اطاعت سے باہر ہو جائیں۔ پہلی بات کا تو یہ جواب ہے کہ مجھ سے پہلے خلفاء بھی کبھی فیصلوں میں غلطی کرتے تھے مگر ان کو کبھی سزا نہیں دی گئی اور اس قدر سزائیں مجھ پر جاری کرنے کا مطلب سوائے مجھے مارنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

خلافت سے معزول ہونے کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ موچنوں سے میری بوٹیاں کر دیں تو یہ مجھے منظور ہے مگر خلافت سے میں جدا نہیں ہو سکتا۔

باقی رہی تیسری بات کہ پھر یہ لوگ اپنے

(باقی صفحہ ۵ پر)

احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام دُنیا کے کناروں تک

لوگنڈا زبان میں ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور اس کی مقبولیت

از مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر ایم۔ اے نائب وکیل التبشیر

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج احمدیہ مشن یوگنڈا (مشرقی افریقہ) نے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن نے قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا لوگنڈا زبان میں ترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹس شائع کر دیا ہے۔ ترجمہ کی ایک کاپی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔

اس ترجمہ کی تیاری میں شیخ ابراہیم سینفوما آف جنجہ مسٹر زکریا کنز یو بوڈا اور مسٹر سلیمان مانجے نے مشن کی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ دوست جماعت احمدیہ لوگنڈا کے سرگرم رکن ہیں۔ اور مسٹر زکریا سیکرٹری تبلیغ ہیں اور یوگنڈا پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ آپ ربوہ اور قادیان کی زیارت بھی کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض اور احباب نے بھی اس ترجمہ کی تیاری میں مشن کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔

ریڈیو یوگنڈا نے ترجمہ قرآن شریف کی اشاعت پر تین دفعہ خبر نشر کی وہاں کے پریس نے بھی عمدہ پیرایہ میں تبصرہ کیا اور بعض اخبارات نے اداریے لکھے جن میں مشن کو خدمت قرآن پر مبارکباد پیش کی گئی۔ مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اس بیش بہا کتاب سے مستفید ہوں۔ پبلک نے بھی پریس میں خطوط کے ذریعہ ترجمہ قرآن شریف کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ یوگنڈا کے کثیر الاشاعت انگریزی اخبار یوگنڈا آرگس اور لوگنڈا زبان کے متعدد اخبارات کے علاوہ کینیا اور ٹانگانیکا کے اخبارات ممباسہ ٹائمز ڈیلی نیشن اور ٹانگانیکا سٹینڈرڈ نے بھی اس خبر کو نمایاں جگہ دی اور عمدہ ریویو لکھے۔

روزنامہ Omukulembeze نے جو حکومت یوگنڈا کے محکمہ انفارمیشن کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اپنی ۲۸ اپریل کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر چار کالمی سرخی دے کر لکھا۔ یوگنڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم یہ مسرت انگیز خبر اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں کہ لوگنڈا زبان میں ترجمۃ القرآن کی پہلی جلد جو پانچ پاروں پر مشتمل ہے کل شائع ہو گئی ہے مسلمانوں کی یہ مدت سے آرزو تھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ ان کی اپنی زبان میں شائع ہو تا وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھ سکیں۔ اس ترجمہ کے ساتھ ایک حد تک ان کی ضرورت پوری ہو گئی ہے ہمیں خوشی ہے کہ یوگنڈا احمدیہ مشن نے یہ مشکل کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ شیخ عبد الکریم شرما نے جو یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کے امیر اور مشن کے انچارج ہیں ہمیں بتایا ہے کہ اس ترجمہ کی تیاری میں دو سال کا عرصہ لگا ہے۔ اور اس پر قریباً ۲۲ ہزار شلنگ صرف ہوئے ہیں۔

یہ ترجمہ نہایت خوبی سے سلیس زبان میں کیا گیا ہے جسے ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ عربی متن بھی ساتھ ہے اور ترجمہ کے علاوہ تفسیری نوٹس بھی دیئے گئے ہیں جو اس کی افادیت میں اور بھی اضافہ کا موجب ہیں۔

ہمارے اس سوال پر کہ بقیہ ۲۵ پاروں کا ترجمہ کب مکمل ہو جائے گا؟ شیخ شرما نے امید ظاہر کی کہ انشاء اللہ العزیز پانچ سال کے عرصہ میں تمام قرآن کریم کا لوگنڈی زبان میں ترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹس تیار ہو جائے گا۔

احمدیہ مسلم مشن اس سے قبل ٹانگانیکا اور کینیا کی ایک اہم اور بڑی زبان سواحیلی میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ معہ تفسیری نوٹس شائع کر چکا ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کینیا کی دو اور زبانوں یعنی KiKuyu اور KiKamba میں بھی قرآن کریم کے تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن تا حال شائع نہیں ہو سکے۔ شرما صاحب نے کہا کہ وہ شیخ ابراہیم سینفوما آف جنجہ مسٹر زکریا کنز یو بوڈا ممبر آف یوگنڈا پارلیمنٹ اور مسٹر سلیمان مانجے آف کمپالہ اور یوگنڈا کی نیشنل اسمبلی کے ایک اور معزز رکن کے بعد ممنون ہیں جنہوں نے ترجمہ کے کام میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ دراصل ان صاحبان کے تعاون سے ہی مشن ترجمہ قرآن کریم موجودہ صورت میں شائع کرنے کے قابل ہو سکا ہے۔

یوگنڈا زبان کا ایک اور روزنامہ Munno اپنی یکم مئی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہیں۔

"نبی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وصال کے بعد تیرہ سو سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ لیکن ابھی تک یوگنڈا میں مسلمان قرآن کریم اور دیگر عربی لٹریچر بغیر ترجمہ سمجھے پڑھتے رہے ہیں لیکن اب مسلمانوں کو شیخ عبد الکریم شرما اور ان کے رفقاء کا جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں شکر گزار ہونا چاہیئے جنہوں نے قرآن کریم کے پہلے پانچ سیپاروں کا ترجمہ لوگنڈا زبان میں تیار کر دیا ہے۔

اگرچہ یوگنڈا میں اب بھی ایسے مذہبی لیڈر پائے جاتے ہیں۔ جو قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن ان کے علی الرغم مسلمانوں کو شیخ شرما (انچارج احمدیہ مسلم مشن) اور ان کے رفقاء کا تہ دل سے ممنون اور شکر گزار ہونا چاہیئے جنہوں نے قرآن کا ترجمہ کر کے ان کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے اور اپنے مخالفانہ خیالات کو بالائے طاق رکھتے اس کارِ خیر میں ان سے تعاون کرنا چاہیئے۔ تا قرآن کریم کے ترجمہ کا عظیم کام مکمل ہو جائے۔

یہ یقینی امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء نے مذہبی کتب کے تراجم کرنے کو کبھی بھی ممنوع قرار نہیں دیا۔ آخر یہ کتب کس لئے آتی ہیں۔ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگ سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔ پھر ان کے تراجم کیسے ممنوع ہوئے؟

اب جبکہ قرآن کریم کے ایک حصہ کا ترجمہ چھپ گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مسلمان شوق سے اسے پڑھیں گے۔ تا ان کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں ان کے لئے کیا ہدایات ہیں"۔

روزنامہ Taifa Uganda Empya اپنی ۸ رمئی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کا اردو ترجمہ لوگنڈا زبان میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ یہ ترجمہ آسان اور سلیس زبان میں ہے۔ قرآن کریم کا عربی متن بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ اور اس ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس بھی ہیں۔ جن میں مشکل آیات کی تشریح کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں اور ان اعتراضات کا جو اسلام پر کئے جاتے ہیں جواب بھی دیا گیا ہے۔ اس مفید کتاب کی قیمت صرف دس شلنگ ہے"۔

اس ترجمہ قرآن کی اشاعت پر پبلک نے بھی اخبارات میں خطوط کے ذریعہ اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ایک خط کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو Mwiri College کے ایک طالب علم مسٹر محمود کے دہاب نے یوگنڈا کے ایک اخبار کو لکھا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:-

"جناب عالی! یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن کے اس عظیم کارنامہ پر جو اس نے لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر کے کیا ہے۔ مجھے اپنے موقر جریدہ کے ذریعہ اپنے دلی جذبات تشکر پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

اکثر قارئین کو مجھ سے اتفاق ہوگا کہ یوگنڈا میں مسلمانوں کی پس ماندگی، منافقت اور بے اتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکتے میں سمجھتا ہوں کہ اگر شروع سے ہی قرآن کریم کو سمجھنے کے ذرائع ہم کو میسر ہوتے۔ تو ان بے معنی جھگڑوں میں جو وقت ہم ضائع کرتے رہے ہیں۔ اس سے بہت حد تک بچ جاتے۔ قرآن کریم کی ہدایات واضح ہیں۔ وہ ہمیں حد سے بڑھے ہوئے مناقشات سے منع کرتا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتا ہے۔

یوگنڈا مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن نے پچھلے دنوں اپنے سالانہ اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی تھی کہ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں میں باہمی مفاہمت اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے یہ ترجمہ ضروری

کہ مقامی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جائیں اور علماء سے درخواست کی تھی کہ وہ بے سود جھگڑوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اس کام کی طرف متوجہ ہوں۔

یوگنڈا اسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اور اس وجہ سے بھی کہ دینِ اسلام میرا مذہب ہے اور میں اس کی ترقی کا خواہاں ہوں اور اس لئے بھی کہ میں اپنے ملک کی بہبود چاہتا ہوں میں صدقِ دل سے ان صاحبان کا شکر گزار ہوں جن کے طفیل لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ منصۂ شہود میں آیا۔

بالآخر میں نہ صرف مسلمان بھائیوں سے بلکہ غیر مسلم دوستوں سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس ترجمۃ القرآن کا ضرور مطالعہ فرمائیں تا دینِ اسلام کے متعلق انہیں واقفیت ہو اور مفاہمت کے دروازے کھلیں۔"

یوگنڈا میں اسلام کا نفوذ

یوگنڈا کا رقبہ ۹۳۹۸۱ مربع میل ہے۔ اس ملک کے چار صوبے ہیں جن میں Buganda کا صوبہ اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ یہاں سینکڑوں سال سے متمدن حکومت چلی آرہی ہے اور اس صوبے میں رہنے والا قبیلہ جو اسی نام سے موسوم ہے اپنی پرانی تہذیب پر عمل پیرا ہے۔

یوگنڈا کو ۱۹۶۲ء میں آزادی ملی ہے۔ انیسویں صدی کے وسط میں برطانیہ نے اسے اپنی ایک نوآبادی بنالیا تھا۔

اس ملک کی آبادی تقریباً ستر لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے، عیسائیوں کی آبادی تیس لاکھ کے قریب اور باقی لوگ لامذہب ہیں۔ یوگنڈا میں اسلام سب سے پہلے انیسویں صدی کے آغاز میں زنجبار کے عرب تاجروں کے ذریعہ پہنچا۔ ان عرب تاجروں نے بہت جلد شاہی دربار اور عوام میں اپنا رسوخ پیدا کرلیا۔

تقریباً اسی زمانہ میں سوڈان کے راستہ ایک مصری جرنیل امین پاشا Amin Pasha کی سرکردگی میں مسلمان فوج یوگنڈا میں آئی جس کے ۹ ہزار سپاہی اس ملک میں آباد ہوگئے اس طرح عرب تاجروں اور سوڈانی سپاہیوں کے ذریعہ یہاں بہت جلد اسلام پھیل گیا حتیٰ کہ بگنڈا قبیلہ کا ایک بادشاہ بھی جس کا نام SUNNAB تھا اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوگیا تھا مگر بعض موانع کی وجہ سے اظہارِ اسلام سے رُک گیا۔

مسلمانوں کی آمد کے کچھ عرصہ بعد عیسائی مشنری بھی یوگنڈا میں آگئے اور انہوں نے اپنی سیاسی طاقت کے بل بوتے پر نیز ہسپتالوں اور سکولوں کے ذریعہ ملک بھر میں عیسائیت کا جال پھیلا دیا حتیٰ کہ شاہی خاندان میں بھی عیسائیت پھیل گئی۔ اس پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں حصولِ اقتدار کے لئے جنگیں بھی ہوئیں اور بالآخر عیسائی غالب آگئے۔

لیکن اسلام اپنی تعلیمی برتری کے باعث برابر ترقی کرتا رہا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ بگنڈا قبیلہ میں آج اسلام بہت مقبول ہے۔ چنانچہ شاہی خاندان کے بعض افراد بھی مسلمان ہیں۔

مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن

مشرقی افریقہ میں سب سے پہلے ۱۹۳۴ء میں جماعتِ احمدیہ کا مشن قائم کیا گیا اور اس وقت سے یوگنڈا میں بھی احمدی مبلغین اشاعتِ اسلام کا کام کر رہے ہیں، اور احمدی مبلغین کی جدوجہد کی ہی برکت ہے کہ عیسائیت کی ترقی اس ملک میں بہت حد تک رُک گئی ہے اور اسلام روز افزوں ترقی پر ہے۔ چنانچہ

J. E. Goldthorpe جو MAKERERE کالج میں سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں اپنی کتاب Out Lines of East African Society میں اسلام اور عیسائیت کی رفتار ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں عیسائیت کی ترقی کی رفتار بڑھتی رہی مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام اس دَور میں ترقی نہیں کر رہا تھا۔ گو اس کی رفتار کم تھی تاہم اسلام بھی اس عرصہ میں ترقی پذیر رہا اور اب تو ایسے شواہد ہمارے سامنے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دس بیس سال میں اسلام کی رفتارِ ترقی عیسائیت پر سبقت لے گئی ہے۔"

اسی تسلسل میں وہ مزید لکھتے ہیں کہ:-

"ترقی کی یہ رفتار تعجب انگیز ہے کیونکہ چند سال پیشتر مسلمانوں کا کوئی تبلیغی نظام نہ تھا، چند سالوں سے ہی جماعت احمدیہ نے اپنے تربیت یافتہ مبلغ اس خطہ میں بھجوائے ہیں جو عالم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی محنت اور تندہی سے کام کرنے والے ہیں۔"

بھات گاؤں ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان میں
جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ

جماعتِ احمدیہ بھات گاؤں ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان کا ساتواں جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۴ رمئی ۶۵ء کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ دیناج پور شہر اور ضلع کی تمام جماعتوں سے احباب کثرت سے تشریف لائے۔ بہت سے غیر از جماعت معززین نے بھی ذوق و شوق کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا اور خواتین کے لئے پردے کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

پہلا اجلاس ۲ بجے سہ پہر کو محترم جناب مولوی محمد صاحب بی۔اے پراونشل امیر کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولوی عبدالعزیز صاحب صادق نے کی۔ بعد ازاں اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد شبیر محمد صاحب انصاری نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی ابو طاہر صاحب پراونشل مربی سلسلہ نے مالی قربانی کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم حمید حسن خان صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب نے نصف گھنٹہ تک سماجی خرابیوں اور ان کی اصلاح کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ منشی سراج الاسلام صاحب نے حدیث کی سچائی کے ذاتی مشاہدات کے موضوع پر پندرہ منٹ تک تقریر کرتے ہوئے دلچسپ ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اس کے بعد مکرم عبدالشہید صاحب معلم وقفِ جدید نے امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی ضرورت کے موضوع پر تقریباً نصف گھنٹہ تقریر فرمائی اس کے بعد مکرم ڈاکٹر وسیم الدین خان صاحب ایم بی کلکتہ نے وفاتِ مسیح علیہ السلام کے موضوع پر مدلل تقریر فرماتے ہوئے آخر میں اپنے قبولِ احمدیت کا واقعہ بھی سُنایا۔ جس نے حاضرین پر خاص اثر کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے یہ اجلاس برخاست کیا گیا۔

بعد نماز مغرب دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم پراونشل امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی جو ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہی۔ مولوی ابو طاہر صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور مکرم شبیر محمد صاحب انصاری نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی احمد صادق صاحب محمود مربی سلسلہ نے ایک گھنٹہ تک فضائل قرآن مجید کے موضوع پر تقریر فرمائی جو حاضرین نے انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سُنی۔ بعدہٗ مولوی عبدالعزیز صاحب صادق مربی سلسلہ نے اسلام زندہ مذہب کے موضوع پر ایک موثر تقریر فرمائی۔

بعدہٗ محترم جناب مولوی محمد صاحب بی۔اے پراونشل امیر نے سوا گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر موثر تقریر فرمائی۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مہمانان کے لئے رہائش و طعام کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ خدام و انصار نے ہمت و خندہ پیشانی کے ساتھ سب خدمات سرانجام دیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

فضل الرحمٰن

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھات گاؤں

ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

"کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ متکلف کھانا پلاؤ وغیرہ دیوے اور دوسرے کو معمولی کھانا اور شوربہ یا روٹی وغیرہ تو باقی مہمان کہیں گے کہ کاش ہم اس گھر میں مہمان نہ ہوتے۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گزرے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا۔ ان سب کو فوت مانتے ہو اور ایک عیسیٰ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۸۲)

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

ایبٹ آباد

۲۷ مئی بوقت ساڑھے پانچ بجے شام مسجد کیمبال ایبٹ آباد میں مقامی جماعت کا جلسہ زیر صدارت صدر مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد آغا سیف اللہ صاحب اور مکرمی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مولوی عبدالحق (خاکسار) اور صدر مقامی نے تقاریر کیں۔ جن میں نظام خلافت کی اہمیت وعظمت واضح کی گئی۔ آخر میں غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ مرکزی حکم کے مطابق روزہ بھی رکھا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

لائل پور

۲۷/۵ کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محمد احمد صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ جناب پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے تقریر بہ ضرورت خلافت اور اسکی اہمیت کے عنوان سے کی۔ اس کے بعد مولوی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے تقریر کی جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد

چنیوٹ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۵ء کو یہاں یوم خلافت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ نے ادا کئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد شروع ہوئی۔ مکرم محمد نور الٰہی صاحب جنجوعہ۔ خاکسار مرزا فضل الٰہی۔ مکرم چوہدری احسان الٰہی خان صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ۔ سید سعید احمد صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا۔ اور خلافت کی ضرورت اور اسکی اہمیت پر احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد چنیوٹ

سمندری ضلع لائل پور

مورخہ ۲۸/۵ کو بعد نماز جمعہ اجلاس کی کارروائی مکرم سید محمد حسین صاحب (سابق سیکرٹری کیٹی) امیر تحصیل سمندری کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سمندری نے مسئلہ خلافت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی ان کے بعد مکرم ملک عبداللطیف صاحب نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر مشتمل ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے رسالہ "الوصیت" میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایمان افروز نصائح پڑھ کر سنائیں بعد ازاں آپ نے دعا کروائی اور یہ بابرکت اجلاس ختم ہوا۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری

جیکب آباد

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۶۵ء جمعۃ المبارک یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ جیکب آباد نے ادا کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب نے "ضرورت خلافت" کے عنوان پر مضمون پڑھا۔ صدر جلسہ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب نے بھی تقریر فرمائی بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ

چک منگلا ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۷/۵ شام کو خاکسار کی زیر صدارت تلاوت ونظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی مکرم اللہ بخش صاحب کارکن تحریک جدید نے خلافت کی ضرورت اور برکات پر تقریر کی اس کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب منگلا نے خلافت کے موضوع پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ اور ساڑھے دس بجے رات دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

محمد معصوم منگلا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چک ۱۲۵ منگلا ضلع سرگودھا

گوجرانوالہ

مورخہ ۲۷ مئی بروز جمعرات نماز عصر کے بعد مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس دن تمام دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے دعائیں کرنے کے لئے روزہ بھی رکھا ہوا تھا۔ صدارت کے فرائض جناب مکرمی بابو اقبال محمد خان صاحب نے ادا کئے۔ جلسہ میں مکرمی عبدالمجید صاحب قریشی نے خلافت کی ضرورت مکرمی بابو عبدالرحمٰن صاحب صابر نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ بعدہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے قیام کے چشم دید حالات بیان کئے۔ ازاں بعد مکرمی مولوی محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد گوجرانوالہ

محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ مرحومہ

ہماری خالہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ محمد صغیر صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود مورخہ ۲۰/۵ کی شام کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

حضرت حافظ صاحب مرحوم ۱۹۶۲ء میں فوت ہو گئے گھریلو انتظامات کا سارا بوجھ ان پر پڑ گیا۔ ہماری خالہ صاحبہ مرحومہ نے اس بوجھ اور ذمہ داری کو بخوبی نبھایا۔ حتیٰ کہ ان کی اولاد کو یہ محسوس ہی نہ ہوا کہ ہمارے ابا ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ ان کی تعلیم میں کچھ فرق نہ آنے دیا۔ ان کا وجود ہمارے خاندان میں ایک مرکزی وجود تھا۔ گھریلو امور اور دیگر تقاریب میں ان کے فیصلے سب کے لئے قابل قبول ہوتے تھے۔ مرحومہ کو احمدیت سے ایک خاص تعلق تھا جلسہ سالانہ کے ایام میں پورے خاندان میں گھر گھر پھر کر یہ معلوم کرتیں کہ کون کون جلسہ میں شریک ہونے جا رہا ہے۔ ہر ایک سے دعا کی درخواست کرتیں۔ اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں مہمان ربوہ سے آیا ہے یا فلاں مہمان مبلغ ہے یا واقف زندگی ہے۔ تو غیر معمولی طور پر ان کی خاطر تواضع کرتی تھیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی جاوے۔ کیونکہ ڈنگہ میں بہت تھوڑے احباب نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔

(ڈاکٹر عطاء الرحمٰن چیمہ از ڈنگہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

باندھی سندھ

جماعت احمدیہ رحمٰن آباد۔ باندھی سندھ اور گوٹھ اسماعیل تینوں جماعتوں کا مشترکہ جلسہ بسلسلہ یوم خلافت مورخہ ۲۷/۵ بروز جمعرات شام ساڑھے چھ بجے زیر صدارت مکرم جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نوابشاہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی ریکارڈ شدہ تقریر کا کچھ حصہ سنایا گیا اور پھر مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے آیت استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے مفصل تقریر کی۔ اور احباب جماعت کو خلافت سے وابستہ رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
باندھی سندھ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آدمی چاروں طرف بھیجیں گے کہ کوئی میری بات نہ مانے۔ سو میں خدا کی طرف سے ذمہ دار نہیں ہوں۔ اگر یہ لوگ ایک امر خلاف شریعت کرنا چاہتے ہیں تو کریں پہلے بھی جب انہوں نے میری بیعت کی تھی تو میں نے ان پر جبر نہیں کیا تھا۔ جو شخص عہد توڑنا چاہتا ہے میں اس کے اس فعل پر راضی نہیں نہ خدا تعالیٰ راضی ہے۔ ہاں وہ اپنی طرف سے جو چاہے کرے۔

(اسلام میں اختلاف کا آغاز صفحہ ۱۲۱/۱۲۲ ۱۲۳)

اس سے ظاہر ہے کہ آپ اچانک ایسے حالات میں گھر گئے تھے کہ آپ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اس سے یہ طفلانہ نتیجہ نکالنا کہ آپ مسلمان ہونے کی وجہ سے باغیوں کا انسداد نہیں کرنا چاہتے تھے سخت غلط ہے اور آپ پر اتہام ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ مودودی صاحب اپنی سیاسی اغراض کے پیش نظر اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

معلمات کی ضرورت

ضلع ملتان میں مندرجہ ذیل معلمات کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق ملے گی گریڈ سے زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے۔ رہائش کا انتظام سکول کی طرف سے کیا جائیگا درخواستیں نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں مع نقول سندات۔

BSc/BEd F.S.C/BEd معلمات کی ضرورت ہے۔

(ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۶۶ میں بلقیس اختر زوجہ ملک محمد عبداللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ زیورات ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی دو تولہ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ کل قیمت ۳۷۵/- روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دوں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ بلقیس اختر

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:۔ فضل الرحمن بی اے بی ٹی بھیرہ ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۷۷۶۷ میں عائشہ بانو بنت حکیم محمد زمان عباسی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے پاس کوئی زیور بھی نہیں ہے۔ میری کوئی ماہوار آمد نہیں۔ میرا گزارہ مختلف احباب کی امداد پر ہے۔ اس میرے پاس ۱۰۰/- روپے جمع ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ عائشہ بانو بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد امیر خان P.A.F. چکلالہ

گواہ شد:۔ سمیع اللہ مبارک P.A.F. چکلالہ

مثل نمبر ۱۷۷۶۸ میں محمد صفدر ولد مراد علی صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے میری زرعی اراضی ۳ گھماؤں واقع کالیکے ناگرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اس کی قیمت اس وقت ۶۰۰۰/- روپے ہے۔ اس سے مجھے سالانہ آمد مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ میرا ایک مکان واقع کالیکے ناگرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت قریباً ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد اور جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ فقط جائیداد پر نہیں۔ بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ۲۰۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم، یا جائداد انجمن کے حوالہ کر کے یا داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ محمد صفدر۔ گواہ شد:۔ عبدالشکور اسلم۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد

مثل نمبر ۱۷۷۶۹ میں رابعہ بیگم زوجہ حکیم محمد صدیق صاحب میانوی قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ رابعہ بیگم زوجہ حکیم محمد صدیق صاحب میانوی دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ کیپٹن محمد سعید صاحب محلہ دارالرحمت

گواہ شد:۔ حکیم محمد صدیق میانوی۔

مثل نمبر ۱۷۷۷۰ میں قادر بخش ولد احمد بخش قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۸۹ رتن ڈاکخانہ سرشمیر روڈ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ زرعی زمین چار کنال تیرہ مرلے واقع چک ۸۹ رتن ضلع لائلپور اس کی موجودہ قیمت ۱۱۶۲/- (فی کنال ۲½ سو روپے) میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ قادر بخش (نشان انگوٹھا)

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۸۹ رتن

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۷۷۱ میں محمد صادق ولد میاں علی محمد قوم شیخ انصاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف ایک گھڑی قیمت ۷۰/- روپے ہے۔ میں اپنے والدین کے ہمراہ کام کرتا ہوں۔ جو کہ مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار جیب خرچ کے دیتے ہیں۔ میں اپنے خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر والدین علیحدہ کر کے کوئی جائیداد میرے نام منتقل کرا دیں یا میں کوئی جائداد خود پیدا کروں یا ان کی فوتیدگی کے بعد بطور ترکہ جو جائداد مجھے ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری اس وصیت کو یکم مئی ۱۹۶۵ء سے منظور فرمایا جائے۔

العبد:۔ محمد صادق ولد میاں علی محمد صاحب بازار کھتیانوالہ۔ جھنگ صدر۔ گواہ شد:۔ علی محمد سکرٹری مال جھنگ صدر۔ گواہ شد:۔ قدرت اللہ بقلم خود جھنگ صدر

مثل نمبر ۱۷۷۷۲ میں بشارت احمد شاکر ولد حکیم عبدالرحمن صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ۱۰ مرلہ زمین رہائشی پلاٹ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بذریعہ تحریر ہذا بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ بشارت احمد شاکر ماری پور بلاک نمبر ۳ کیمپ نمبر ۱۔ ماری پور کراچی ۱۳

گواہ شد:۔ محمد خلیق عالم فاروقی

گواہ شد:۔ مسعود احمد مجاہد۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● مظفر آباد ۴ جون۔ آزاد کشمیر کے صدر مسٹر عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے دشمن پر کاری ضرب لگانے کا وقت آگیا ہے انہوں نے آزاد کشمیر کے کئی علاقوں میں مجاہدوں اور فوجی دستوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت دشمن کو مقبوضہ کشمیر سے باہر نکال کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

خان عبدالحمید خان نے کہا کہ کشمیر کے عوام نے بڑا طویل عرصہ انتظار کیا ہے اور اس دوران مسئلہ کشمیر کو پر امن طور پر حل کرنے کی تمام تجاویز ناکام ہو چکی ہیں لیکن اب ہم مزید انتظار نہیں کر سکتے اور دشمن کو اپنے وطن سے نکالنے کے لئے ہم ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

● ڈھاکہ ۴ جون۔ بھارت نے اگرچہ یقین دلایا تھا کہ سرحدوں پر فائرنگ کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا لیکن اس کے باوجود مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوج کی فائرنگ برابر جاری ہے ایک اطلاع کے مطابق لاٹینگ، دواکی اور آسام کی سرحد پر بھارتی دستے فائرنگ کر رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان رائفلز انتہائی صبر و ضبط کا ثبوت دے رہی ہیں تاکہ صورت حال نازک نہ ہو جائے۔

● لاہور ۴ جون۔ چین کے شہری ہوا بازی اور ایڈمنسٹریشن کے ماہروں کا ایک وفد اگلے ہفتہ پاکستان کے دورہ پر آئے گا۔ اس وفد میں چھ ماہرین شامل ہوں گے اس کے قائد شہری ہوا بازی اور ایڈمنسٹریشن کے ڈائریکٹر جنرل ہوں گے یہ وفد پاکستان کے شہری ہوا بازی کے افسروں سے بات چیت کرے گا یہ وفد کراچی راولپنڈی اور لائلپور کے دورہ کے بعد ۱۱ جون کو لاہور پہنچے گا۔ اور دوسرے دن ڈھاکہ پہنچے گا۔

● قاہرہ ۴ جون۔ قاہرہ کے قریب تباہ ہونے والے بوئنگ طیارے کا فلائٹ ریکارڈ عنقریب امریکہ بھیجا جائے گا یہ ریکارڈ طیارے کے ملبے سے ملا ہے اور بالکل درست حالت میں ہے توقع ہے کہ اس کے معائنہ سے حادثہ کی وجہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی۔ ریکارڈر کو پی آئی اے کے دو افسر لے کر امریکہ جائیں گے

● عکرہ ۴ جون۔ گھانا میں آئندہ منگل کو عام انتخابات ہوں گے لیکن ووٹ نہیں ڈالے جائیں گے برسر اقتدار جماعت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اس طرح پارلیمنٹ کے ۱۹۸ نامزد امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گے۔

ضروری اطلاع

۱۔ یکم جون ۱۹۶۵ء سے کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کا دفتر اوّلیس ڈپو کرشن نگر سے مال روڈ پر منتقل ہو گیا ہے۔ احباب نیا پتہ نوٹ فرما لیں:۔

"کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ فون نمبر ۴۲۳۸۱ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور"

۲۔ زیر علاج مریضوں کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ خاکسار اب ہفتہ میں صرف ایک دن (جمعرات کو) لاہور میں اور باقی چھ دن ربوہ میں پریکٹس کیا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو پیتھ

انچارج: کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد چندہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۱۰	محترمہ والدہ صاحبہ عبدالباسط خان صاحب بناوی گیان باغ گوجرانوالہ	۵۲۰ روپے
۱۱۱	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد مالک صاحب بی اے گھر ضلع	۳۰۰ "
۱۱۲	محترمہ ام سمیع اللہ صاحب شفا میڈیکو لاہور	۳۰۰ "
۱۱۳	مس رشیدہ حسن صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۳۰۰ "
۱۱۴	مسز لطیفہ ظفر صاحبہ شیخوپورہ	۳۰۰ "
۱۱۵	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب مدراس	۳۰۰ "

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں جان صاحب کے دو لڑکے اور ایک لڑکی بیمار ہے اور مجھے بھی بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ (میاں عبدالمنان ناصر راجپوت احمدی چنیوٹ)

۲۔ آج کل کئی قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہے (ظہور الحق عباس سلانوالی)

۳۔ میرے تینوں لڑکے شادی شدہ ہیں اور تینوں کے گھر اولاد نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ہمارے دل سخت پریشان ہیں۔ (شہاب دین چک ۵۶۳ گ ب ضلع لائل پور تحصیل جڑانوالہ ڈاکخانہ زیپ پنیاں)

۴۔ میری خوشدامنہ اہلیہ عبدالمجید صاحب دکاندار ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے شدید بیمار ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ (ناصر احمد معلم وقف جدید چک ۷ سرجنوبی ضلع سرگودھا)

۵۔ خاکسار بہت دنوں سے دل کی کمزوری و پریشانی میں مبتلا ہے۔ (عبدالعلیم احمدی شیموگہ میسور اسٹیٹ انڈیا)

۶۔ ہمارا انجینئرنگ کا امتحان ۲ جون سے ہو رہا ہے (سعید احمد رحیم طلبہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

۷۔ ملک محمد شفیع صاحب کو بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے پہلے سے کافی افاقہ ہے

دعا گو: غلام محمد امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

احباب کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مورخہ ۳/۵/۶۵ کو اللہ تعالیٰ نے پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

(چوہدری محمد الدین پٹواری نمبر ۶/۵ ملک محمد حنیف کا نمبر حلقہ دیپالپور ضلع منٹگمری)

ضرورت

ہم کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے خواہشمند اصحاب درخواستیں بھجوادیں یا ذاتی طور پر ملاقات کریں،

۱۔ ایک نوجوان بطور MEDICAL REPRESENTATIVE

تعلیم:۔ بی ایس سی یا بی فارمیسی یا صرف بی اے

تنخواہ:۔ لیاقت اور تجربہ کے مطابق ۳۰۰/- روپے تک ماہوار

۲۔ ایک PART TIME اکونٹنٹ کی ضرورت ہے، جو کہ DOUBLE ENTRY SYSTEM جانتا ہو؛

شفا میڈیکو
۶۹ نسبت روڈ لاہور

تریاقِ اٹھرا علاجِ اٹھرا کے لئے۔ نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بنیادی جمہوری اداروں میں نامزدگیاں ختم کر دی جائیں گی!

ریٹائرمنٹ کی عمر ساڑھے سال سے گھٹا کر پچپن سال کر دی گئی

راولپنڈی ۵ رجون گورنروں کی چار روزہ کانفرنس نے بنیادی جمہوریتوں کو مزید اختیارات دینے اور اس نظام کو بہتر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام بنیادی جمہوری اداروں میں نامزدگیاں ختم کر دی جائیں اور ان میں عوام کو زیادہ نمائندگی دی جائے اور میونسپل کمیٹیوں میں دس فیصد نشستیں، عورتوں، اقلیتوں اور سماجی کارکنوں کے لئے مخصوص کی جائیں۔ ان دس فیصد نشستوں کا انتخاب میونسپل کمیٹیوں اور میونسپل کارپوریشنوں کے ارکان کریں گے۔ صدر کے انتخابی منشور پر عمل درآمد کے متعلق مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے پروگراموں پر تفصیلی غور و خوض کے بعد مالی۔ قانونی اور انتظامی اقدامات کے بارے میں متعدد فیصلے کئے گئے۔

کانفرنس نے تمام سرکاری ملازموں کی ریٹائرمنٹ کی عمر ۵۵ برس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خاص مہارت رکھنے والے افسروں کے ۵۵ برس کی عمر کے بعد بھی ملازمت جاری رکھنے کے سلسلے میں پوزیشن وہی ہو گئی ہے جو ۱۹۶۰ء میں تھی۔ کانفرنس نے شہروں اور قصبوں میں میونسپل اور کارپوریشن کونسلوں کی تعداد متعلقہ میونسپل علاقوں میں یونین کمیٹیوں کی تعداد کے مطابق از سر نو مقرر کی ہے۔

ملک کے سرحدی علاقوں میں سمگلنگ کی روک تھام کے لئے انعامات کی رقوم میں اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صوبائی ملازموں کی سالانہ چھٹیوں میں کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس طرح مرکزی اور صوبائی ملازمین کی چھٹیاں برابر کر دی گئی ہیں۔

سرکاری ملازموں کے فی ہفتہ اوقات کار بڑھا کر موسم گرما میں ۳۸ اور موسم سرما میں ساڑھے ۳۳ گھنٹے کر دیئے گئے ہیں۔ دفتروں میں ملازموں کی بروقت حاضری پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی۔

اپیلوں کی پیروی

مصالحتی کونسلوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی پیروی کے سلسلہ میں وکیلوں کی خدمات حاصل کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے

صدر ایوب افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے ۲۸ جون کو الجزائر پہنچیں گے

کانفرنس میں شرکت کرنے والا پاکستانی وفد ۲۲ افراد پر مشتمل ہوگا

راولپنڈی ۵ رجون۔ پاکستان دوسری افریشیائی کانفرنس کے لئے ایک بہت مضبوط وفد بھیج رہا ہے اس کی قیادت خود صدر ایوب کریں گے۔ اس کے ارکان قریباً ۲ درجن ہوں گے جن میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو خاص طور پر قابل ذکر ہیں

کانفرنس الجزائر میں ہوگی صدر ایوب دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شمولیت کے بعد ۲۸ رجون کو لندن سے الجزائر پہنچیں گے۔ وزیر خارجہ مسٹر بھٹو ان سے پہلے پہنچیں گے وہ لندن سے الجزائر ۱۹ رجون کو پہنچیں گے تاکہ وزرائے خارجہ کی ابتدائی کانفرنس میں جو ۲۲ رجون کو شروع ہوگی م شمولیت کر سکیں۔ الجزائر میں سربراہوں کی کانفرنس ۲۹ رجون کو ہوگی۔

الجزائر میں منعقد ہونے والی دوسری افریشیائی کانفرنس میں شمولیت کرنے والے ارکان ۱۹ رجون کے لگ بھگ الجزائر پہنچ جائیں گے۔ تاکہ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں جن مسائل پر غور و خوض ہوا ان کے بارے میں ضروری مشورہ دے سکیں۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس کو سب سے اہم مسئلہ یہ درپیش ہوگا کہ کانفرنس میں کون کون سے ممالک شمولیت کریں۔

مبصروں کا کہنا ہے کہ الجزائر کانفرنس کے لئے پاکستان کی طرف سے بڑے بڑے زعماء کی شمولیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان اس کانفرنس کو بہت اہمیت دے رہا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق دوسری افریشیائی کانفرنس بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں جو مسائل زیر بحث آئیں گے پاکستان انھیں بھی بہت وزنی خیال کرتا ہے پاکستان نے پہلی افریشیائی کانفرنس میں بھی بہت سرگرم دلچسپی لی تھی۔ وہ ان پانچ ممالک میں سے ایک ہے جنہوں نے پہلی افریشیائی کانفرنس منعقد کرنے کی تحریک پیش کی تھی

امریکی خلاء باز نے ۲۰ منٹ تک خلاء میں چہل قدمی کی

ہیوسٹن۔ ۵ رجون۔ امریکی خلاء باز ایڈورڈ وہائٹ جو جیمینی ۴ خلائی جہاز میں چار روزہ خلائی سفر میں مصروف ہیں کل رات اپنے جہاز سے نکل کر ۲۰ منٹ خلا میں تیرتے رہے اور انہوں نے بحر الکاہل کے اوپر تقریباً ۶۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کیا اس طرح وہ روسی خلاباز پر سبقت لے گئے جس نے دس منٹ خلائی جہاز سے باہر گزارے تھے۔

اطلاع و تحریکِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ قادیان)

پچھلے دنوں موٹر کار کے حادثہ میں مجھے جو چوٹیں آئی تھیں اس کے سلسلہ میں احباب کی طرف سے کثرت سے خطوط آرہے ہیں میں ان تمام احباب کا بہت ممنون ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

پشت سر اور بائیں ٹانگ اور ہونٹ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں۔ زیادہ چلنے پھرنے اور کام کرنے سے کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بائیں بازو کا پلستر ایکسرے کے بعد اتار دیا گیا ہے۔ ہڈی جڑ گئی ہے۔ لیکن بازو ابھی متورم ہے اور اسے ہلانے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے حسب ہدایت مالش جاری ہے

میری اس تکلیف کے وقت درویش بھائیوں نے جس محبت اور اخوت کا نمونہ دکھایا وہ میرے قلب پر نقش ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس محبت کو اور بڑھائے میں اپنے سب درویش بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں خوش رکھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے سب افراد نے اور ہندوستان و پاکستان کے احمدی بھائیوں نے بکثرت تاروں اور خطوط کے ذریعہ میری صحت کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ میں ان سب کا بہت ممنون ہوں۔ اس ضمن میں یادگیر اور کلکتہ کے بعض احباب میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

بالآخر میں اپنی کامل صحت کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے پوری تندہی کے ساتھ خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

مرزا وسیم احمد از قادیان

ضروری اعلان

نظارت اصلاح وارشاد نے حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء ایسی جماعتوں کا جائزہ لینا شروع کیا ہے جہاں الفضل کا خطبہ نمبر نہیں جاتا۔ اس جائزہ کیلئے ایک سوالنامہ تیار کر کے پاکستان کی چھوٹی بڑی جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی طرف سے جوابات موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن کسی جماعت میں اگر یہ سوالنامہ نہ پہنچا ہو اور وہ اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت اصلاح وارشاد کو اطلاع دیں کہ آیا ان کی جماعت میں الفضل کا خطبہ نمبر جاتا ہے یا نہیں اگر نہیں جاتا تو کوشش کریں کہ الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ لیکن اگر مقامی جماعت میں استطاعت نہ ہو تو اپنی اطلاع میں اس بات کا ذکر کریں۔ تا اس جماعت کے نام الفضل کا خطبہ نمبر بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص بنام سخی محمد قد تقریباً ۶½ فٹ لمبا۔ دانت ذرا اونچے عمر تقریباً ۳۰ سال داڑھی منڈی ہوئی اچھے لباس میں ملبوس رہتا ہے۔ اپنے آپ کو نو مبائع ظاہر کرتا ہے جو گوجرہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے مختلف طریق سے لوگوں سے پیسے بٹورتا ہے احباب اس سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)